بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین......

اداریہ

قوانین قدرت اور امن وامان

اللہ تبارک وتعالی نے انسانوں کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات (Code of life) قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کی تشریح وتعبیر کے لئے صاحب قرآن ﷺ کو بھیجا، قرآن کریم نے قیام امن کے لئے حدود وتعزیرات کے قوانین بیان کئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے ان قوانین کو عملاً نافذ کر کے بتایا کہ کس طرح ان کے عملی نفاذ سے معاشرہ کو پرامن بنایا جاسکتا ہے۔اور یہ بھی باور کرادیا کہ جہاں جہاں اور جب جب ان قوانین پر عمل سے اعراض برتا جائے گا وہاں وہاں امن تباہ ہوتا رہے گا۔فی زمانہ پوری دنیا ہی بدامنی کی لپیٹ میں ہے......اور ہماری دانست میں اس کا سببِ رئیسی، قوانین الٰہیہ سے اعراض وانحراف ہی ہے۔حال ہی میں پاکستان میں ایک واقعہ ایسا رونما ہوا جس نے پاکستان میں پائی جانے والی بدامنی اور بے چینی میں مزید اضافہ کردیا...........ہم اس واقعہ کے حوالہ سے صرف فقہی مسئلہ کی وضاحت تک محدود رہتے ہوئے اور اس کی سیاسی ودیگر جہتوں سے ہٹ کر چند باتیں اپنے قارئین کے لئے عرض کریں گے۔معاملہ کی نوعیت پاکستان کے قوانین قصاص سے ہے، اور قوانین قصاص قرآن وسنت سے مستفاد ہیں ۔اللہ رب العزت کا ارشاد ہے، کتب علیکم القصاص فی القتلی ....الخ اور ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب................الخ

قصاص کیا ہے؟ اصطلاحِ شرع میں عدل کے ساتھ بدلہ لینا یا بدلہ دلوادینا قصاص ہے، قصاص کوئی خودنہیں لے سکتا بلکہ اس کے لئے عدالت سے رجوع کرنا لازم ہے اور عدالت کے حکم سے ہی قصاص کا حکم نافذ ہوگا، قصاص کا متبادل دیت ہے......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث سنن ترمذی میں نقل کی ہے فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی مومن کو عمداً قتل کیا اس کو مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو اس کو قتل کردیں اور چاہیں تو دیت لے لیں۔ دیت کی مقدار بھی شریعت نے بیان کردی ہے قتل عمد کا شرعی حکم یہ ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور اس میں قصاص (بدلہ) رکھا گیا ہے البتہ مقتول کے

وارث اگر معاف کرنا چاہیں تو انہیں معافی کا مکمل اختیار حاصل ہے چاہیں تو دیت لے لیں یا مال کی کوئی بھی مقدار لے کر معاف کر دیں، یا بغیر دیت اور مال کے معافی دیے دیں...... قتل عمد میں دیت کی مقدار سو اونٹ ہے مگر اس کی تفصیلات یوں ہیں: تیس سال کی اونٹنیاں تیس عدد، چار سال کی اونٹنیاں تیس عدد، پانچ سال کی اونٹنیاں چالیس عدد، یوں سو اونٹنیاں ہوئیں، فی زمانہ ان کی قیمت کا تعین کرتے ہوئے رقم کی صورت میں دیت ادا کی جاسکتی ہے...... قتل خطا کی صورت میں بھی دیت سو اونٹوں کی مقدار مقرر ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک قتل خطا میں دیت ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم بھی دئے جاسکتے ہیں ......اوائل اسلام میں دینار سونے کے ہوا کرتے تھے اور درہم چاندی کے......موجودہ دور میں نہ سونے کے دینار ہیں نہ چاندی کے درہم، چنانچہ ان کے مساوی سونا یا چاندی یا نقد رقم دی جائے گی...... امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ مقدار دیت کے اعتبار سے مذکورہ بالا دیناروں یا درہموں کے لحاظ سے اب دیت کی مقدار سونا 4,374 کلوگرام جبکہ 30,618 کلوگرام چاندی بنتی ہے۔

شریعت نے چونکہ معاملات میں تیسیر (آسانی) کے پہلو کو ہمیشہ ملحوظ خاطر (غالب) رکھا ہے اس لئے قتل عمد کی صورت میں یہ بھی رعایت رکھی ہے کہ دیت کی پوری رقم کی بجائے اگر مقتول کے ورثاء رضا مندی سے کم مال پر صلح کرلیں یا معاف کر دیں تو وہ ایسا بھی کرسکتے ہیں۔اور اگر وہ پوری دیت معاف کر دیں تو بھی انہیں اختیار ہے۔اور اگر مقتول کے بعض وارث معاف کر دیں اور بعض قصاص کا مطالبہ کریں تو قصاص ساقط ہوجائے گا اور دیت پر بات آکر ٹھہرے گی ......بعض دیت لینا چاہیں اور بعض معاف کر دیں تو دیت کا مطالبہ کرنے والوں کو ان کے حصہ کی دیت ادا کی جائے گی......دیت کی ادائیگی میں مہلت بھی دی گئی ہے کہ اگر کوئی یکمشت ادا نہ کرسکتا ہو تو تین سال کے اندر اندر ادا کردے.....قتل عمد میں کفارہ نہیں ہوتا بلکہ قصاص یا دیت ہی مقرر ہے یا معاف کردینا ہے..........جبکہ قتل خطا میں شریعت نے دیت اور کفارہ رکھا ہے اور کفارہ ہے ایک مسلمان غلام آزاد کرنا (تحریر رقبۃ) اگر غلام دستیاب نہ ہو تو قاتل کے ذمہ دو ماہ کے متواتر روزے رکھنا واجب ہے......

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ (فقہی ضابطہ)

قصاص و دیت کے معاملہ میں ایک اہم سوال یہ ہے کہ اگر مقتول کے ورثاء اپنا حق معاف کر دیں تو کیا حکومت پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی اپنا حق معاف کر دے، تو اس سلسلہ میں مالکیہ اور احناف کا موقف یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء کے معاف کر دینے کے باوجود حاکم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے قاتل کو جس نے دانستہ طور پر اسلامی رعایا کے ایک فرد کو قتل کر کے قانون شکنی کا ارتکاب کیا ہے، اسے اپنا حق معاف نہ کرے بلکہ وہ قاتل کو سو کوڑوں کی سزا دے یا سال بھر قید میں رکھے......اہل مدینہ کی بھی یہی رائے ہمیشہ سے رہی ہے۔

وطن عزیز میں پیش آمدہ قتل کی ایک انوکھی واردات جس میں قاتل غیر ملکی غیر مسلم غیر ذمی ہے، اور اسلامی ریاست (پاکستان) میں اپنی حکومت یا اپنے ملک کی طرف سے جاسوسی کی ڈیوٹی پر مامور رہا ہے۔ ایسے قاتل کے تین جرم ہیں......

نمبر۱......ایک دوست ملک کی جاسوسی کرنا

نمبر۲......اس ملک کے مسلم شہریوں کو قتل کرنا

نمبر۳......حکومت وقت (پاکستان) کے آئین وقانون کا عدم احترام اور متعدد قوانین کی خلاف ورزی کا صریح ارتکاب کرنا۔

ایسی صورت میں شرعاً مجرم کی رہائی صرف دیت کی ادائیگی تک محدود نہیں بلکہ دیگر جرائم بشمول جاسوسی، عدم احترام آئین وقوانین پاکستان کا بھی رہائی کے عمل سے تعلق ہے لیکن مجرم کو صرف دیت کی ادائیگی پر رہا کر دیا جانا ہماری ان کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے جن کا شکار من حیث القوم ہم اپنی بداعمالیوں کے سبب ہوئے ہیں۔ اب اس کی ذمہ داری وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، یا کسی اور انتظامی ادارہ پر ڈالنا صرف وقت کو دھکا دینے والی بات ہے۔ اپنی روکھی سوکھی کھا کر قناعت نہ کرنے اور بھیک مانگ کر کھانے کے جو نتائج وعواقب ہوا کرتے ہیں ہماری قوم وہ نتائج آج عملاً بھگت رہی ہے......اللہ رب العزت ہمارے وطن عزیز کو امن وسلامتی نصیب فرمائے دشمن کے ارادے ابھی بہت کچھ کرنے کے ہیں۔ خداوند کریم سے اپنی قوم اور وطن کے لئے ہر وقت خیر وعافیت طلب کرنے کی ضرورت ہے......اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کی ضرورت..........